بلتی قاعدہ

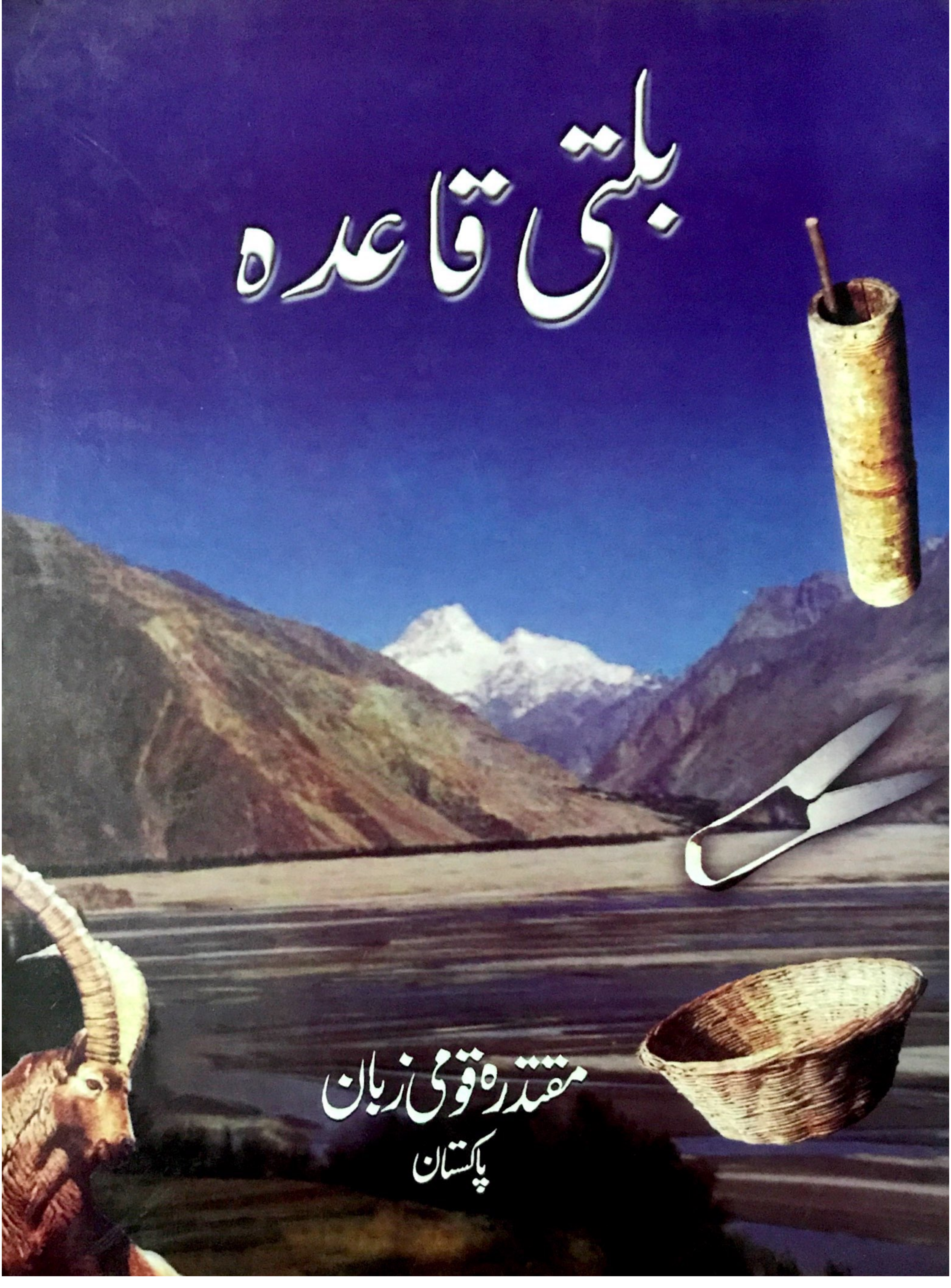

مقتدرہ قومی زبان

پاکستان

بلتی قاعدہ

مرتبین

محمد یوسف حسین آبادی
راجہ محمد علی شاہ صبا
محمد قاسم نسیم
محمد حسن حسرت

مقتدرہ قومی زبان
پاکستان

جملہ حقوق بحق مقتدرہ محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات مقتدرہ: ۴۳۱

عالمی معیاری کتاب نمبر ISBN ۹۶۹-۴۷۴-۰۸۹-۸

عالمی معیاری کتاب نمبر ISBN ۹۶۹-۴۷۴-۱۱۹-x

☆

طبع اوّل	....	۲۰۰۴ء
تعداد	....	تین ہزار
قیمت	....	۲۰/= روپے
اہتمامِ اشاعت	....	محمد جاوید اختر
طابع	....	ایس ٹی پرنٹرز، گوالمنڈی، راولپنڈی
ناشر	....	**پروفیسر فتح محمد ملک** صدر نشین مقتدرہ قومی زبان، پطرس بخاری روڈ، ایچ۔۴/۸، اسلام آباد، پاکستان۔

☆

پیش لفظ

یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ شمالی پاکستان کے دانشور اپنی اپنی زبانوں کے رنگ و آہنگ کو چمکانے اور سنوارنے میں منہمک ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان زبانوں میں علمی، ادبی اور تخلیقی سرگرمی بھی روز بروز زور پکڑتی جارہی ہے۔ ہر زبان کے پرستاروں نے اپنے اپنے علاقے میں ادبی انجمنیں قائم کر رکھی ہیں اور یہ انجمنیں زبان وادب کے فروغ میں قابلِ قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ حلقۂ علم وادب بلتستان سکردو ایسی ہی ایک انجمن ہے۔ مقتدرہ قومی زبان اپنے اس اعزاز پر نازاں ہے کہ اُسے حلقۂ علم وادب کے تعاون کے ساتھ بلتی قاعدہ شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

میں حلقۂ علم وادب کے اراکین کے ساتھ ساتھ شمالی علاقہ جات کے ڈپٹی چیف ایگزیکٹو جناب حاجی فدا محمد ناشاد کا بھی شکر گزار ہوں جن کے تعاون کے ساتھ یہ قاعدہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ قاعدہ بلتی زبان کے فروغ وارتقاء میں بنیادی کردار ادا کرے گا۔

پروفیسر فتح محمد ملک

دیباچہ

بلتی زبان، تبتی زبان کی مغربی شاخ ہے جس کا تعلق سائنو تبتن (Sino-Tibetan) کے تبتو برمن (Tibeto-Burman) خاندان سے ہے۔بلتستان کے علاوہ پورگ، لداخ، تبت، سکم، بھوٹان، شمالی نیپال اور چین کے چار صوبے گانسو، یُن نن، چھینگائی اور سچوان میں اسی زبان کی مختلف بولیاں بولی جاتی ہیں۔ ساتویں صدی عیسوی میں تبت کے نامور بادشاہ سرونگ سین گمپو (Srontsan Gampo) نے اپنے ایک وزیر مسمّی انو (Anu) کو دانشوروں کی ایک ٹیم اور اپنے بیٹے کے ساتھ فن تحریر کا مطالعہ کرنے کے لیے ہندوستان بھیج دیا۔ چنانچہ انو نے سنسکرت زبان وعلوم کے مطالعے کے بعد تبتی زبان کے لیے اس کے تقاضوں کے مطابق ایک رسم الخط ایجاد کیا جو تیس (۳۰) حروف اور چار اعرابی علامات پر مشتمل ہے اور بائیں سے دائیں کو لکھا جاتا ہے۔ یہ رسم الخط بلتستان میں اشاعت اسلام تک رائج رہا لیکن چودھویں صدی عیسوی میں اشاعت اسلام کے بعد بلتستان کا تبت سے روحانی اور مذہبی رابطہ منقطع ہو گیا جس نے لسانی تعلق کو بھی متاثر کیا۔ یہیں سے بلتی زبان نے تبتی گھرانے سے علیحدہ ہو کر اپنے الگ تشخص کی جانب سفر کرنا شروع کیا۔ بدھ مت کی مذہبی اصطلاحات کی جگہ عربی و فارسی اصطلاحات نے لے لی۔ اس تبدیلی نے بلتی میں بعض نئی آوازوں کو بھی جنم دیا جس کی وجہ سے اس وقت تک رائج اس کا اپنا رسم الخط متروک ہو گیا۔ مزید یہ کہ بدھ مت کی یادگار سمجھ کر مسلمان آبادی کی دلچسپی اس سے اُٹھ گئی، یوں اس طرز تحریر کو بالکل بُھلا ہی دیا۔

اصل رسم الخط کے متروک ہونے کے بعد بلتی شاعری کی تدوین کے لیے فارسی رسم الخط کو بروئے کار لایا جاتا رہا کیونکہ لین دین کی تحریریں، معاہدے، وثیقے، خطوط اور دیگر دستاویزات فارسی زبان ہی میں لکھی جاتی تھیں۔ اس لیے بلتی میں نظموں کے علاوہ اور کچھ لکھنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ دوسری طرف فارسی رسم الخط کا دامن بلتی میں موجود ساری آوازوں کو ضبط تحریر میں لانے کی وسعت نہیں رکھتا لیکن اس مسئلے کی طرف کسی نے توجہ نہ دی بلکہ یہ نامکمل صورت میں ہی بلتی کے لیے تقریباً چھ صدیوں تک رائج رہا۔ ۱۹۹۰ء میں حلقۂ علم وادب بلتستان کی ایک میٹنگ میں فارسی رسم الخط میں سات متارن نئے حروف کے اضافے کے ساتھ اسے بلتی زبان کے تقاضوں کے مطابق ڈھال لیا گیا۔ اس کے بعد کی مطبوعات میں یہ نئے حروف استعمال ہو رہے ہیں۔ اب اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی کہ اس مکمل رسم الخط کو ایک قاعدے کی شکل میں ہر خاص و عام تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ فارسی رسم الخط کا یہ بلتی قاعدہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس سلسلے میں چند نکات کی وضاحت کی جاتی ہے۔

بلتی زبان میں **ث ح ذ ص ض ط ظ ع** اور **ف** کی آوازیں نہیں ہیں۔ اشاعت اسلام کے بعد عربی اور فارسی کے الفاظ بلتی میں وارد ہوئے تو ان کی بصری ہیئت کے حوالے سے یہ حروف بلتی میں منتقل تو ہوئے لیکن تلفظ کے لحاظ سے ان حروف کی آوازیں اب تک بلتی زبان میں جگہ نہ پا سکیں۔ تاہم چونکہ ان حروف پر مشتمل الفاظ بلتی میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ حروف اب بلتی رسم الخط کا حصہ تسلیم کر لیے گئے ہیں۔ یہ حروف قاعدے میں شامل ہیں لیکن صرف عربی اور فارسی سے بلتی میں منتقل الفاظ کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ حرف "**ف**" کے بارے میں خصوصی مسئلہ یہ درپیش ہے کہ اشاعت اسلام کے بعد سے بلتی الفاظ میں "**پھ**" کی جگہ "**ف**" استعمال ہوتی رہی ہے۔ جبکہ درحقیقت بلتی میں "**ف**" کی آواز کا وجود ہی نہیں بلکہ صرف "**پھ**" کی آواز ہے لیکن گزشتہ چھ سو سالوں سے اس قسم کے سارے الفاظ میں "**پھ**" کی بجائے "**ف**" کا استعمال لگاتار ہوتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس وقت ان الفاظ کی پہچان ہی "**ف**" کے حوالے سے ہے۔ اگر آج یہ الفاظ "**پھ**" سے لکھے جائیں تو شاید ہی وہ پہچانے اور پڑھے جائیں۔ چنانچہ ایسے الفاظ کو "**ف**" کے ساتھ ہی رائج رکھا جائے گا اور "**پھ**" کو صرف اُردو سے منتقل "**پھ**" پر مشتمل الفاظ کے ساتھ مختص رکھا جائے گا۔

اسی طرح "**بھ**"، "**جھ**" اور "**دھ**" مرکب حروف کی آوازیں بلتی میں موجود نہیں ہیں لیکن چونکہ ان حروف پر مشتمل الفاظ بھی اُردو سے بلتی میں منتقل ہو چکے ہیں۔ اس لیے انھیں بھی قاعدے میں شامل کیا گیا ہے۔

وہ نئے حروف جو اس رسم الخط میں شامل ہوئے ہیں وہ مماثل اور مقارن ہونے کی بنیاد پر ایجاد کیے گئے ہیں۔ مثلاً ایک آواز کے لیے ''ج'' استعمال ہوتا رہا ہے۔ اب ''ج'' پر ایک اور نقطے کا اضافہ کر کے ''ڃ'' بنایا گیا ہے۔ نئے حروف کی ایجاد میں ہم مخرج ہونے کا نہیں بلکہ پہلے سے رائج حروف کے مقارن ہونے کا لحاظ رکھا گیا ہے تاکہ لوگ آسانی سے پہچان سکیں۔ چونکہ ''ژ'' کو رومن "TSE" کی آواز کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اس لیے ''ژ'' کی اپنی اصل آواز کے لیے ''ڃ'' وضع کیا گیا ہے۔

بعض آوازیں مثلاً کرٛ (Kra)، کھرٛ (Khra) اور گرٛ (Gra) وغیرہ بلتی زبان کے اصل رسم الخط میں مرکب حروف کی تھیں لیکن فارسی رسم الخط میں ان مرکب حروف کی وجہ سے قدم قدم پر التباس سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ اس لیے ان کے لیے الگ حروف ''ࢰ''، ''کھ'' اور ''گ'' ایجاد کیے گئے ہیں۔

حروف تہجی کی عموماً تین شکلیں ہوتی ہیں۔ الفاظ کی ابتدا، درمیان اور آخر میں اکثر حروف کی ہیئت بدل جاتی ہے۔ اس لیے قاعدے میں ایسے الفاظ پر مشتمل ایک مشق بھی شامل کی گئی ہے۔ اسی طرح بلتی زبان میں بہت سے الفاظ بغیر اعراب کے حروف سے شروع ہوتے ہیں۔ یعنی ابتدائی ایک یا دو حروف پر کوئی حرکت (زبر، زیر یا پیش وغیرہ) نہیں ہوتی۔ الفاظ کی اس شکل کو ''ابتدا ساکن'' کہتے ہیں۔ چنانچہ قاعدے میں ابتدا ساکن کی بھی ایک مشق شامل ہے۔ اکثر بلتی الفاظ کے آخر میں دو ساکن حروف آتے ہیں۔ ایک مشق ایسے الفاظ کی بھی ضروری سمجھی گئی۔ دو حروف علّت کی مرکب آواز کے بھی چند الفاظ آخر میں دیے گئے ہیں۔

بلتی زبان کو بجا طور پر یہ فخر حاصل ہے کہ اس کا اپنا اصل رسم الخط بھی موجود ہے لیکن جدائی کی خلیج اب اتنی وسیع ہو چکی ہے کہ اسے پاٹ کر یک جان بنانا اور بلتستان کے طول و عرض میں اسے رائج کرانا ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے۔ تاہم قارئین کی دلچسپی کے لیے اس قدیم بلتی رسم الخط کے حروفِ تہجی پیشِ خدمت ہیں۔

حروف تہجی:

ཀ کا	ཁ کھا	ག گا	ང ںا	ཅ چا	ཆ چھا	ཇ جا	ཉ نیا
ཏ تا	ཐ تھا	ད دا	ན نا	པ پا	ཕ پھا	བ با	མ ما
ཙ ژا	ཚ ژھا	ཛ دزا	ཝ وا	ཞ ژا	ཟ زا	འ ا	ཡ یا
ར را	ལ لا	ཤ شا	ས سا	ཧ ہا	ཨ ا		

یہاں اس امر کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ حلقۂ علم وادب بلتستان کی درخواست پر شمالی علاقوں کے ڈپٹی چیف ایگزیکٹو جناب حاجی فدا محمد ناشاد نے جون ۲۰۰۱ء میں بلتی اور شِنا زبانوں کے لیے سافٹ ویئر بنوانے کے لیے مدد فراہم کی۔ اُن کا یہ اقدام بلتی اور شِنا ادب کے فروغ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔

بلتی زبان پروفیسر فتح محمد ملک، صدر نشین، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کی ہمیشہ مرہون منت رہے گی کہ انھوں نے کمال ادب نوازی سے اس قاعدے کی اشاعت کا بندوبست کیا۔

مرتبین

حلقۂ علم وادب بلتستان، سکردو

آ آم

ا اُکپہ 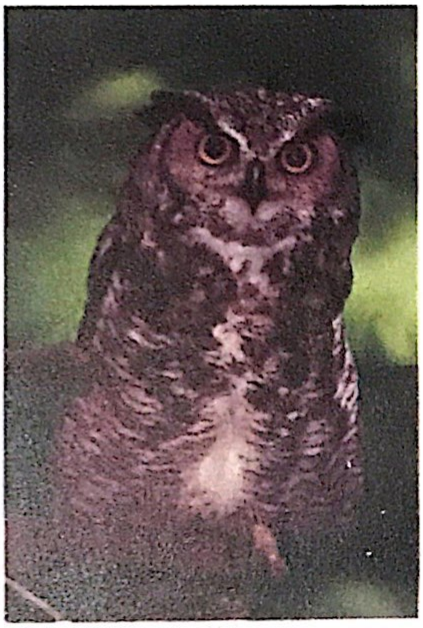

ب بیافو

آ ا ب

پ پولَو

ت توندول

ټ ټیانگونگ

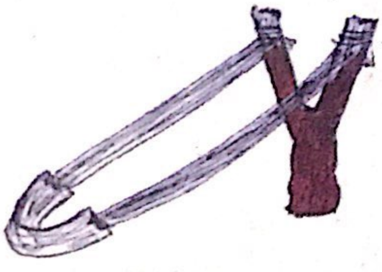

پ ت ټ

ث

ثمر

ج

جهاز

چ

چونگمه

ث ج چ

چ

چَہ دونگ

ڇ

ڇیموق

ح

حلوه

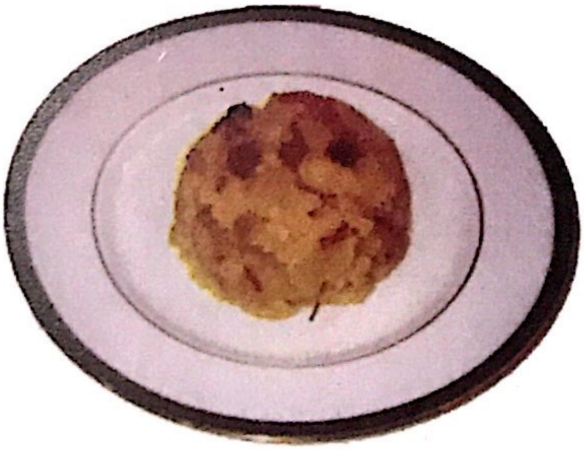

چ ڇ ح

خ

خلنگ

د

درینمو

ڈ

ڈیانگ

خ د ڈ

ذ ذخیره

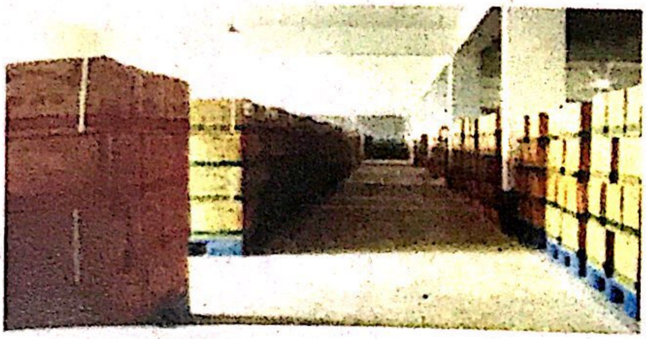

ر رَبَق

ڑ ڑگیانگ

ذ ر ڑ

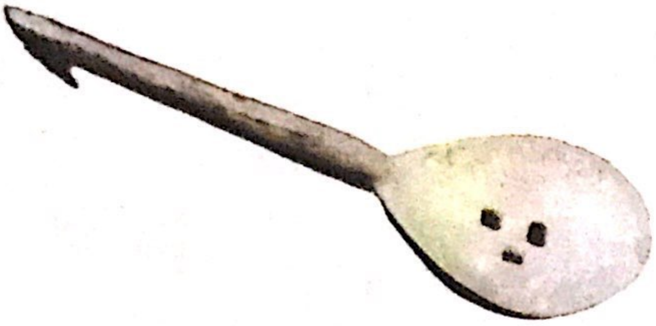

ز زَربُو

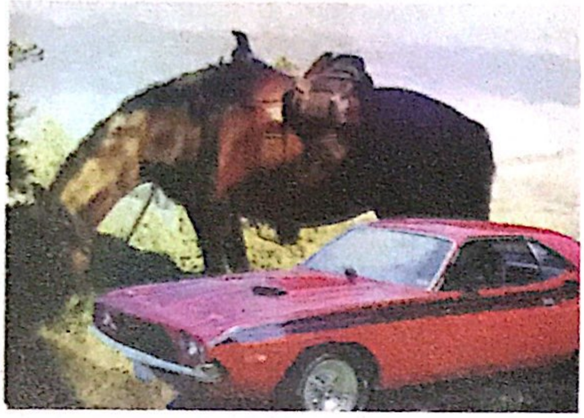

ړ ړَونچَس

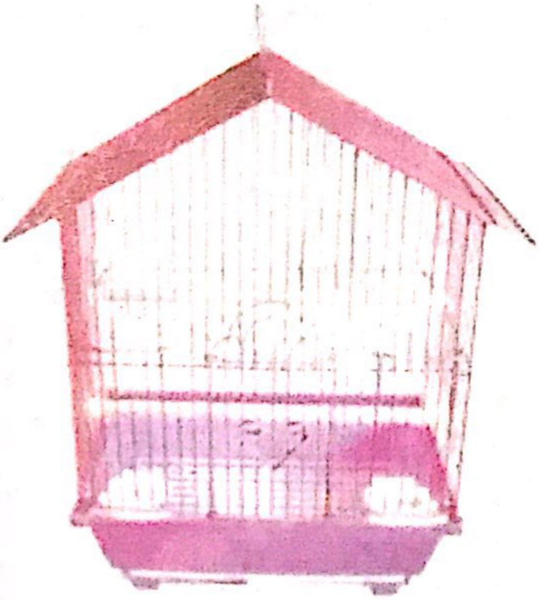

ژ ژيلبُو

ژ ړ ز

س سکِن

ش شَوقبو

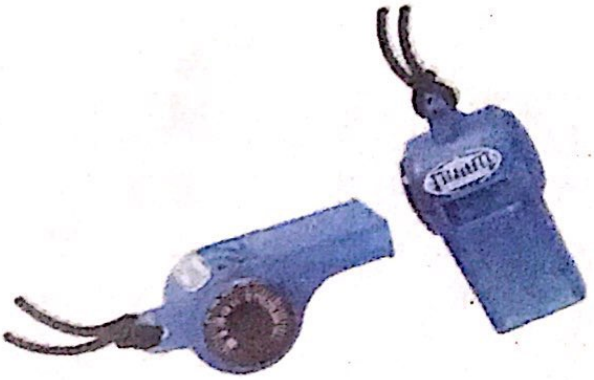

ݜ ݜِویت

س ش ݜ

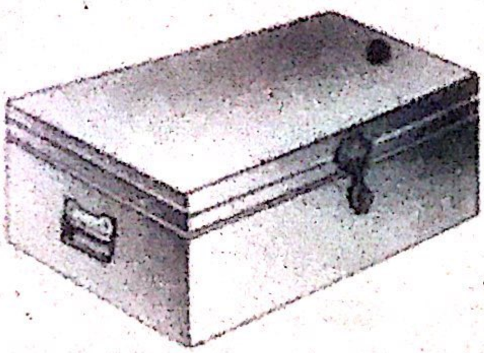

ص صندوق

ض ضریح

ط طوطا

ص ض ط

ظ

ظروف

ع

عینک

غ

غون

ظ ع غ

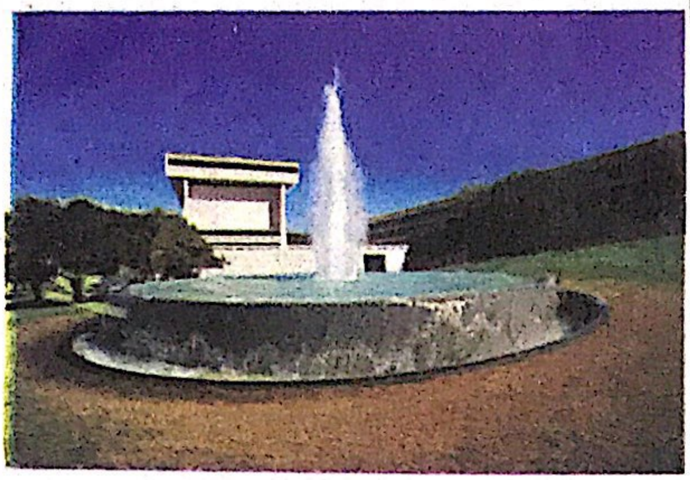

ف فواره

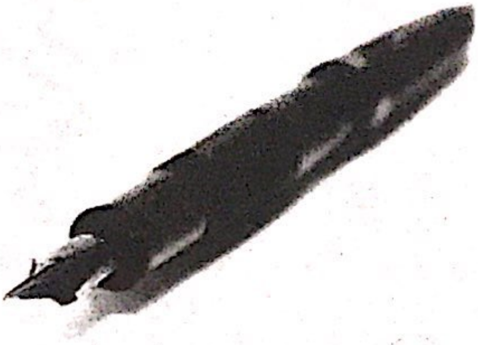

ق قلم

ک کُوشُو

ف ق ک

گ گونگمو

گٔ گٔی

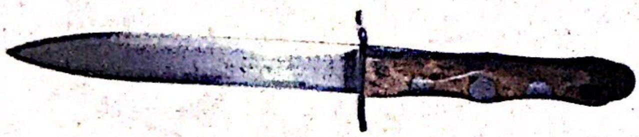

ل لڑاٹو

گ گٔ ل

م میندوق

ن نَیَو

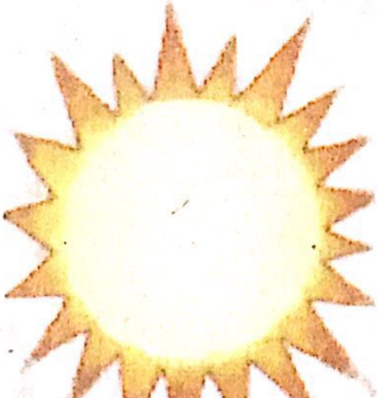

ڼ ڼیمه

ڼ ن م

ڻ موڻ

و وافلُو

ھ ھیاق

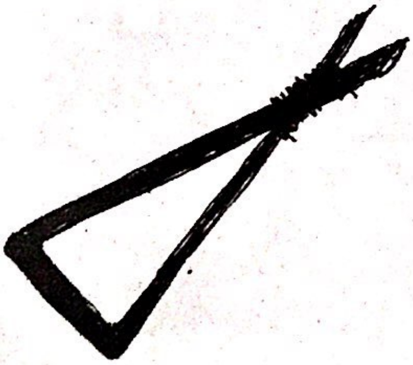

ی ے یوقپہ

ڻ و ھ ہ ء ی ے

آ ا

ب پ ت ٹ ث

ج ڃ چ ڇ ح خ د

ڈ ذ ر ڑ ز ڙ ژ س

ش ڜ ص ض ط ظ ع

غ ف ق ک گ ڳ

ل م ن ڼ ڻ

و ہ ھ ء

ی ے

خ ق ک ع ی ج

ڑ ٹ م ط ڑ پ

ہ چ ر ے س ت

ب گ چ ث ن

ظ ف ژ گ ں

ٹ غ ل چ

ذ ص ء ھ د

ڈ ا ش ض آ

ح ز و

ش

بھ

بھینس

پھ

پھل

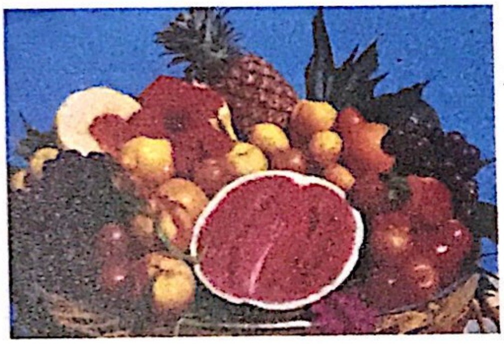

تھ

تھود

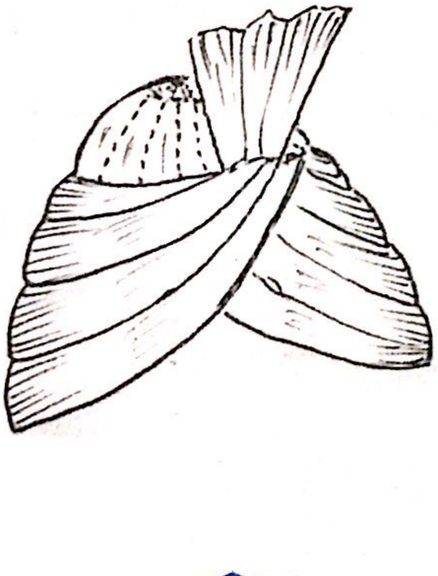

بھ پھ تھ

ٹھ ٹھَلَو

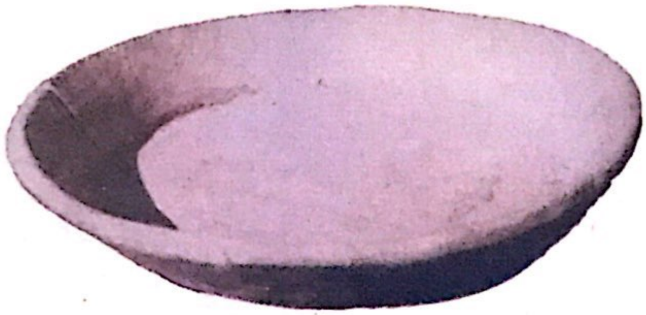

جھ جھنڈا

چھ چھَنمه

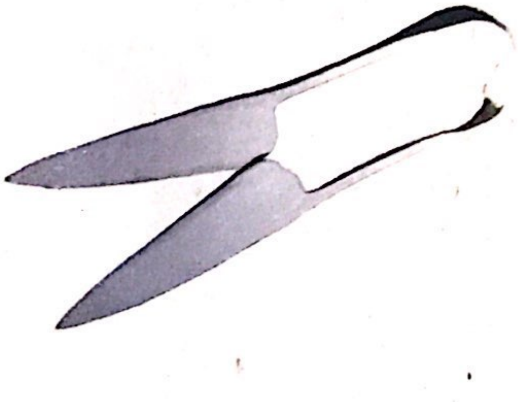

ٹھ جھ چھ

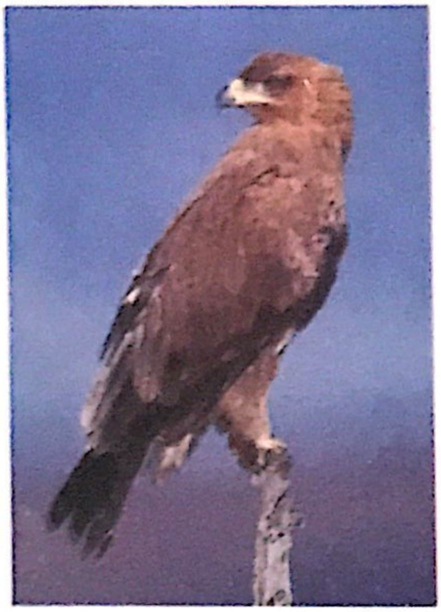

چھ چھه

دھ دھوبی

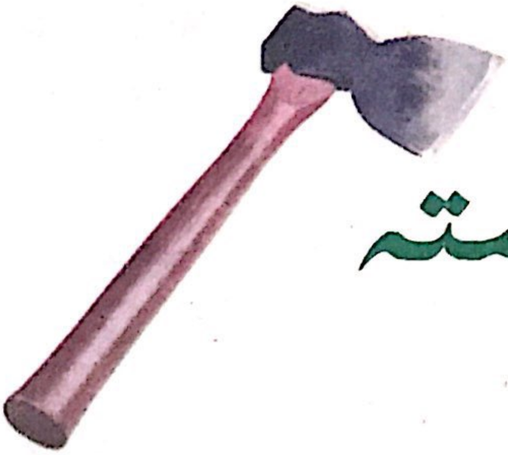

ژھ ژھَوق سته

چھ دھ ژھ

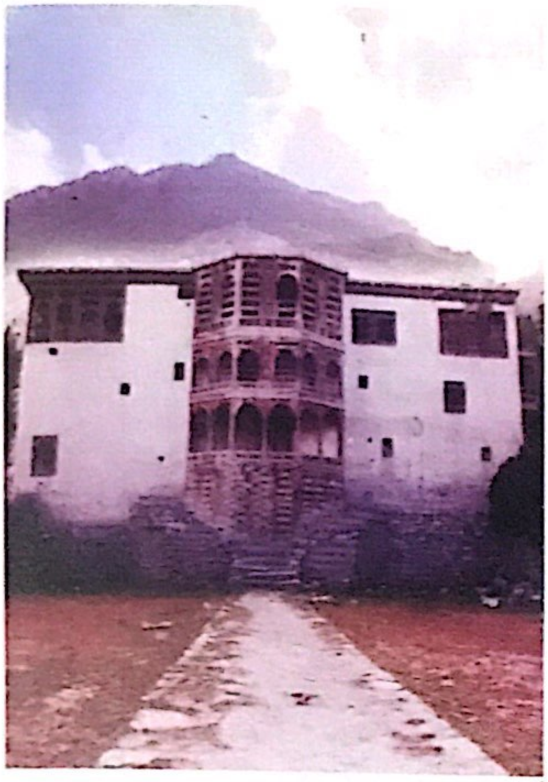

کھ کھر

گھ گھڑی

کھ گھ

بھ پھ تھ ٹھ

جھ چھ چھ

دھ ڑھ کھ گھ

دھ جھ بھ ڑھ

کھ چھ ٹھ چھ

پھ گھ تھ

الفاظ کی ابتدا، درمیان اور آخر میں حروف کا استعمال

ا	اَوٹا	سکاغر	رِیکوا
ب	بَب	اَبَا	رزَب
پ	پَغن	اَپوَ	چھوَپ
ت	تمَ	اَتَا	ژھَت
ٹ	ٹَغوشوُ	بَلٹی	کھُوٹ
ث	ثمر	اثاثہ	
ج	جُوا	بجوا	حج
ڃ	ڃَربَہ	بَڃَو	
چ	چَرَق	لَچَہ	
ڇ	ڇُر	ڇنِگ ڇنِگ	
ح	حساب	محُو	صبح
خ	خَو	خَچَن	رَوخ
د	دَرِیل	کھدرُول	اَسدَ
ڈ	ڈین	ڈُونگڈنگ	
ذ	ذخیرہ	لذیذ	
ر	رگوُن	مرفو	ژھر

زٔ	زٔگیانگ	هلثاَزٔب	
ز	زَنزَوس	کھازَوس	
ڗ	ڗوا	مَڗون	
ژ	ژَون	ژَلژَل	
س	سِپ	اُسو	شَیس
ش	شَوقپہ	لزَوشَر	اَپُش
ݜ	ݜِیݜِیگ	اَوݜَیگ	پُھݜ
ص	صندوق	تصدیق	
ض	ضرور	مُضِر	فرض
ط	طواف	طوطا	حنوط
ظ	ظلم	مظلوم	لفظ
ع	علم	لعنت	جمع
غ	غہ	ستاغو	باغ
ف	فرق	سفر	حرف
ق	قار	فَقرا	ژھَوق
ک	کَوڑے	کَسکَہ	چُھک
گ	گَوس	مَگُول	مِیگ

گ	گا	شَگی	
ل	لاڑُو	کُلے	سَہ گُل
م	مِی	سَمَر	خنم
ن	نَیَو	سَنُور	ژَھن
نٚ	نٚرمَو	اَنٚو	سَنٚ/سنگ
ڻ		غوڻی	مَوڻ
و	وا	گوا	چَھڑُو
ہ	ہبُو	اَوہَو	واہ
ی ے	یَلدَق	سایُور	مِی / مے

بھ	بھینس	
پھ	پَھلُو	اَپھَت
تھ	تھُر	مَتَھوب
ٹھ	ٹھکھور	پَٹھَل
جھ	جھولی	
چھ	چَھرَہ	خلُونگ چھَر
ڇھ	ڇھَق	سَناڇھَق
دھ	دھوبی	
ژھ	ژھَرمہ	مِیژَھو
کھ	کھا	کھکھَور
گھ	گھڑی	

ابتدا بہ ساکن الفاظ کی مثالیں

ب	بجی بدُون برَن بگیَد بلَید بوَید بیانگبُو
پ	پرَنگ پڑنگ پلَید پواق پیَید
ت	ترید توا تیاٰید
ج	جوا
ځ	ځَویت ځیاربہ
څ	څَویت څیاغید
ڇ	ڇوا
خ	خپَو ختُوب خچُود خسوید خلُونگ خنود خوانگ خیانگ
د	دُرول دوا دیونگ
ڈ	ڈوانگ ڈیانگ
ر	ربَید ردوا رزا رژوا رگہ روا ریانگفہ
ز	زبید زدوا
ژ	ژواق
س	سپَہ ستَن سکَمبَو سمَن سوا سیا
ش	شوا شیا
ݜ	ݜوِیت

غ غبُول غدیانگ غدانگ غزوربہ غواث

ف فتُول فچول فرَنگ فسِل فشِگ فوا فیا

ک کوا کیالبُو

گ گوا گیوخپہ

گٗ گٗواپی گٗیا

ل لجہ غث لَدم لڈنلڈن ۔لزا لوا لیاخمَو

م موا میا

ںٛ ںٛوا ںٛیا

ہ ھ ہلتا ہلٹانُو ہلچَخ ہرژَہ ہلہ ہیاق

تھ تھوا تھیقپہ

ٹھ ٹھیانگمو

چھ چھوا چھیانگ

ڃھ ڃھوا

ژھ ژھوا ژھیا

خاتمہ ثانیہ الفاظ کی مثالیں

تھَوبس تھخس تھدس برَس ہلتقس بوَگس

تھولس تھمس تھَینس تھنّس مُوئس زَوس

مرکب حروف علت کی مثالیں

تھَوئے رِیؤ رَوؤ گِیٔ بوُئی بوُؤ

بلتی قاعدہ

تازہ رسم الخط میں اب داخل ہے بلتی قاعدہ
عالمی معیار میں شامل ہے بلتی قاعدہ

فکرِ یوسفؔ، ذوقِ حسرتؔ، وسعتِ شوقِ صباؔ
محنتِ ناشادؔ کا حاصل ہے بلتی قاعدہ

کر رہے ہیں مُتصل اس کو صحافت سے نسیمؔ
صفحہ ٔ اخبار تک واصل ہے بلتی قاعدہ

فارسی، اُردو کے رسم الخط میں، لائے سات حرف
صورت و حرف و لفظ میں کامل ہے بلتی قاعدہ

شُکر ہے، قومی زباں کی اس کو قُربت مِل گئی
آگے بڑھنے کا ابھی قابل ہے بلتی قاعدہ

اب اشاعت کے عمل کو تیز کرنا چاہیے
جب ہمارے درمیاں نازل ہے بلتی قاعدہ

ہوگی شامل اب نصابوں میں بھی تُو بلتی زباں
ہم نے دیکھا اس طرف مائل ہے بلتی قاعدہ

بلتی ئیل میں حلقۂ علم و ادب کا ہر قدم
ہے ترقی کا عمل، عامل ہے بلتی قاعدہ

بلتیوں کی ہے یہ تہذیب و ثقافت کا کمالؔ
انقلابی فکر کا قائل ہے بلتی قاعدہ

☆☆☆